جمعرات
۱۴۔ جولائی ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۵۵ | جمعرات ۔ ۳۔ صفر ۔ ۱۴۱۵ھ ‘ ۱۴۔ وفا ۱۳۷۳ ھش ‘ ۱۴۔ جولائی ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمان تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔ اس مضمون کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یوں بیان فرمایا فرمایا ہے۔ کہ "حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ جب تک انسان خود دُعا اور اس کی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو‘ وہ اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے‘ تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصّب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کرلیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے۔ صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے‘ اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور میں بدل دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۹۲)

موت کی نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال کرو اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ تعالیٰ گندوں اور ناپاک لوگوں کو پسند نہیں کرتا وہ پاک ہے۔ پس وہ قدوس خدا پاکیزگی اور طہارت کو چاہتا ہے تو پھر اس دعویٰ ایمان کے ساتھ متقی بن جاؤ اور متقی بھی ظاہر کے نہیں۔ اس لئے نہیں کہ لوگ تمہیں متقی اور پرہیزگار کہیں یا مجلسوں میں تمہاری تعریف کریں‘ نہیں‘ نہیں!! (-) اللہ تعالیٰ کے لئے متقی بنو۔ تقویٰ کے لئے یہ ضروری باتیں ہیں۔ اولاً ہر ایک کام جب کرو۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے۔ دشمنی میں‘ دوستی میں‘ عداوت اور محبت میں۔ مقدمہ ہو یا صلح ہو غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آجاوے۔ وہ کون سا وقت ہو گا جب دنیا سے اٹھ جاویں گے اور اس وقت ماں باپ۔ بیوی بچے۔ دوست۔ یار۔ کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کرنے والے انسان۔ مال۔ دولت غرض کوئی چیز نہ ہو گی جو اس وقت ساتھ دے سکے۔ اس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جا سکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہو گا خواہ اچھا ہو خواہ برا ہو۔ اور جیسا عمل ہو گا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا جیسے تم ہر روز دنیا میں دیکھتے ہو کہ ایک زمیندار گیہوں کے بیج بو کر جو یا جو بیج بو کر گنے کا پھل نہیں لے سکتا۔ پس اسی طرح پر جیسے عمل ہوں گے بدلہ ان کے ہی موافق اور رنگ کا ہو گا۔ یہی سچی بات ہے کہ بھلے کام کا پھل دُنیا اچھا اٹھاتی ہے۔ پس یہ بات ضرور یاد رکھو کہ جن کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے اور مکرو فریب اور کیا کیا شرارتیں کرتا ہے وہ اس آخری ساعت میں اس کے ساتھ نہ جائیں گی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جائے گا۔ بادشاہوں کی بادشاہت۔ امیروں کی امارت۔ دوستوں کی دوستی کنبہ۔ گھر۔ پڑوس۔ گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہ جاتے ہیں پس ان ساری باتوں کو غور کرو اور موت کی آنے والی اور یقیناً آنے والی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو۔ اور اس خیال کے ساتھ ہی کل کا فکر آج کرو۔ اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کرلو کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملے گا جبکہ اعمال بھی نیک ہوں گے۔

(از خطبہ ۲۷۔ جنوری ۱۸۹۶ء)

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالرشید صاحب درویش آف گوجرانوالہ حال جرمنی ۱۱۔ جولائی کو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پاگئے ہیں۔ آپ کی میّت مورخہ ۱۵۔ جولائی بروز جمعہ بوقت صبح ربوہ پہنچ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۱۔ اگست کو ہو گا

○ ۱۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۱۔ اگست بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح ہو گا۔ امیدواران کی طرف سے نتیجہ امتحان میٹرک کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔ لہٰذا جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے پر اپنے نتیجہ امتحان کی جلد اطلاع دیں۔

۲۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن پاس (۴۵ فیصد نمبر) اور عمر ۷ا یا اس سے کم ہو۔ ایف اے پاس کے لئے ۱۸ سال کی حد مقرر ہے۔

۴۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے اور میٹرک کے نتیجہ کی اطلاع دیتے وقت وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغاسیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت دو روپیہ

۱۴- وفا ۱۳۷۳ ہش ۱۴- جولائی ۱۹۹۴ء

تقویٰ - نیکی - کامیابی

اگر نیکی اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور اس کی منشاء کے مطابق ہر کام کرنے کا نام ہے اور تقویٰ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس سے محبت کرنے کو کہتے ہیں تو یقیناً ہر نیکی کی بنیاد تقویٰ ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ تقویٰ کے بغیر نیکی کا قیام ممکن ہی نہیں اور یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ انسان تقویٰ پر قائم ہو تو اس سے نیکیاں ہی نیکیاں سرزد ہونگی۔ برائی کی طرف نہ اس کا میلان ہو گا اور نہ وہ برائی میں کبھی ملوث ہو گا۔

ایک ہی کام نیکی بھی ہو سکتا ہے اور نیکی نہیں بھی ہو سکتا۔ مثلاً کسی نے کسی غریب کی مدد کی۔ اور یہ سوچ کر ایسا کیا کہ وہ غریب اس کے کام آئے گا یا یہ کہ لوگ اسے نیک کہیں تو یقیناً یہ فعل خدا کے حکم کے ماتحت نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی اس کی منشا کے مطابق ہو گا۔ اس کا کام تو اچھا ہی لگتا ہے لیکن نیکی کے عنصر سے یقیناً محروم ہو گا اگر یہی بات خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کی جاتی تو نیکی کہلاتی۔ اس کی جزا ملتی اور اس نیکی کے بعد مزید نیکیوں کی توفیق سے بھی وہ شخص بہرہ ور ہو جاتا۔

تقویٰ کی بھی یہی کیفیت ہے۔ ایک ہی کام تقویٰ بھی ہو سکتا ہے اور ریاکاری بھی۔ اگر خدا تعالیٰ کی محبت میں کوئی کام کیا جائے اور اس محبت میں یہ خوف بھی شامل ہو کہ خدا ناراض نہ ہو جائے (یہ بھی محبت ہی کا ایک پہلو ہے) تو یقیناً اسے تقویٰ کی راہوں پر چلنا کہیں گے۔ اور اگر نہ خدا کا خوف! نہ اس کی محبت کے پیش نظر کچھ کیا جائے تو وہ کام بظاہر کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو تقویٰ سے دور ہو گا اور نیکی نہ کہلا سکے گا۔

اس بات سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ ہر کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے۔ اور جب سوچنا اور سمجھنا ہی واجب ٹھہرا تو پھر اس سوچ اور سمجھ کے زاویہ کو خدا کی طرف کیوں نہ موڑا جائے۔ خدا ہم سے کیا چاہتا ہے وہ ہمیں کس طرح کے کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ ہماری کن باتوں سے خوش ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنی سوچ کے زاویہ کو یہ رخ دے دیں تو یقیناً ہماری ہر بات اور ہمارا ہر کام نیکی کہلانے کا مستحق ہو گا اور آہستہ آہستہ ہمارا مزاج نیکیوں ہی سے ہم آہنگ ہو جائے گا اور ہم جو کچھ بھی کریں گے وہ اچھا ہی ہو گا۔

اصل بات یہ ہے کہ ہم ہر بات اور ہر کام میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو مد نظر رکھیں۔ جہاں ذرا سا بھی شبہ پیدا ہو اسے ترک کر دیں۔ واضح نیکی کی طرف ہاتھ بڑھائیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کامل نیک (البر) وہ ہے جو تقویٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہے۔ اور فرمایا کہ بنیادی حکم ہی یہ دیا جاتا ہے کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو تمام نیکیاں بھی بجا لاؤ گے اور تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ایسی کامیابی کہ جس کی نظیر دنیا میں نہیں تقویٰ کے بغیر تم نہیں پا سکتے"۔

گویا تقویٰ اور نیکی انسان کو کامیابی سے ہمکنار کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ اور نیکی عطا فرمائے اور ہم بے مثال کامیابیوں سے ہمکنار ہوں۔

کارواں در کارواں چلتے جائیں گے ہم
مشکلیں جو راہ میں آئیں گی اپنائیں گے ہم
جو تعاقب میں ہیں ان کی جدوجہدِ زندگی
گردشِ ایّام کی راہوں میں بکھرائیں گے ہم

ابوالاقبال

صبحِ درخشاں

کیسی تاریکیٔ شب سے یہ سحر پھُوٹی ہے
جلوۂ صبحِ درخشاں کبھی ایسا تو نہ تھا

اِک نئے رنگ سے شائد وہ ہوئے جلوہ نما
شعلۂ عشق فروزاں کبھی ایسا تو نہ تھا

تشنگی رُوح کی بُجھتے ہی بُجھیگی اے دوست
جذبۂ شوقِ فراواں کبھی ایسا تو نہ تھا

خود چلے آئے ہیں وہ میری طرف جام بدست
بادہ خواری کا یہ ساماں کبھی ایسا تو نہ تھا

یہ سبھی کچھ ہے ترے جذبِ دروں ہی کے طفیل
جذبۂ خدمتِ (انساں) کبھی ایسا تو نہ تھا

اب نظر آنے لگے عشق کو منزل کے نشاں
رہگذاروں پہ چراغاں کبھی ایسا تو نہ تھا

تجھ سے خدّام کی پروان چڑھی فوج کی فوج
خدمتِ دیں کا یہ ساماں کبھی ایسا تو نہ تھا

جذبۂ خدمتِ (ایمان) سے بھرپور نسیم
جس طرح آج ہے شاداں کبھی ایسا تو نہ تھا

نورِ فطرت

جس قدر قربِ الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت کے ثمرات سے حصہ لے گا

یہ خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت۔ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ اس لئے فرمایا (اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، سو چاہئے کہ وہ بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں)

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس

ابا جان کی وفات کا دن ۱۳- اکتوبر ۱۹۶۶ء ہے- چنانچہ پرسوں سے ہی ان کی یاد آرہی تھی اور ان کے اخلاقِ فاضلہ اور ان کی خدماتِ سلسلہ عالیہ احمدیہ رہ رہ کر سامنے آئیں اور ساتھ ہی دعا نکلتی ہے کہ اے اللہ تعالیٰ ان کی روح کو ہمیشہ سکھ اور چین سے رکھ- ان کے درجات بلند فرما اور انہیں اپنے فضل سے (-) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور (-) کے قرب میں جگہ دے- ساتھ ہی دعا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرما اور یہ جماعت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا رہے اور ہم بھی آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے چاند ستارے بن کر چمکیں-

میرے ابا جان نے اپنے بچپن کے دن موضع سیکھواں میں گذارے جو قادیان سے قریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے- بعد میں جامعہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کی- شروع ہی میں تقاریر کا بہت شوق اور ولولہ تھا- جوانی کے عالم میں آپ نے بہت سے مناظرے بھی کئے-

آپ بہت ہی سادہ دل اور ملنسار تھے- آپ نے کبھی کسی کو ملنے سے انکار نہیں کیا- آپ بعض مقامی عہدوں پر بھی رہے اور مجھے ذاتی طور پر بھی معلوم ہے کہ بعض احباب نامناسب اوقات پر بھی آجاتے تھے اور مختلف طور پر اپنے مسائل اور مشکلات یا معاملات پیش کیا کرتے تھے لیکن آپ ہر ایک کی بات بہت تحمل اور بردباری سے سنتے اور پھر جو مناسب حل ہو سکتا تھا کر دیتے تھے- ہر معاملہ انہوں نے دیانتداری اور انصاف کی بناء پر طے کیا- سلسلہ کی طرف سے مفوضہ فرائض کی سر انجام دہی کیلئے اپنے دفاتر میں وہ نہایت دیانتداری سے کام کرتے تھے- اور سلسلہ کے کاموں کو اپنے ذاتی مفاد پر ترجیح دیا کرتے تھے- جب قریباً ۱۹۵۳ء میں معلوم ہوا کہ ان کو ذیابیطس کی شکایت ہے اور پھر بعد میں دل کی تکلیف بھی شروع ہو گئی تب بھی خدمت دین کی خاطر انہوں نے اپنی صحت اور طاقت سے بڑھ کر ہی کام کیا- بعض وقت خود میں نے بھی ان سے عرض کیا کہ انہیں اتنا کام نہیں کرنا چاہئے- اور صحت کا تقاضا ہے کہ کام کے ساتھ آرام ضرور کیا جائے- لیکن وہ ہمیشہ سلسلہ کے کام خصوصاً کتب کی چھپوائی اور احباب کی تربیت وغیرہ کے متعلق بہت فکر مند رہتے تھے- ان کی خواہش یہ تھی کہ جلد از جلد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے روحانی خزائن لوگوں تک پہنچادیں اور یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بیش بہا خزانہ محفوظ ہو جائے- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی توفیق بھی دی- وہ اکثر شب و روز اس کے متعلق سوچا کرتے تھے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں بھی کیا کرتے تھے- چنانچہ بسا اوقات جب رات کو میری نیند کھلی تو انہیں جاگتے ہی پایا اور عموماً تہجد پڑھتے ہی دیکھا-

غریبوں کے لئے آپ بہت ہمدردی کے جذبات رکھتے تھے- اور حتی الامکان ان کی مدد کیا کرتے تھے- انہوں نے کبھی کسی سے اس وجہ سے قبض محسوس نہیں کی کہ وہ غریب ہے- غریب نوازی کو وہ فخر سمجھتے تھے- اور غریبوں کے ساتھ ملنے اور ان سے بات چیت میں وہ خوشی محسوس کرتے تھے-

ایک احمدی کی حیثیت سے انہوں نے ہمیشہ بہت اعلیٰ نمونہ پیش کیا وہ انکساری اور محبت اور خلوص کا مجسمہ تھے آپ خدمت دین کی خاص تڑپ رکھتے تھے- اور اسی جذبہ اور تڑپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں عرب ممالک اور انگلستان میں بحیثیت مربی سلسلہ کام کرنے کی سعادت بخشی اور پھر دینی خدمات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں تک پہنچے کہ حضرت امام جماعت الثانی نے انہیں "خالد احمدیت" کا خطاب عطا فرمایا- اور اس خطاب کے ملنے پر انہیں بجا طور پر فخر بھی تھا جس دن جلسہ سالانہ کی تقریر میں حضرت صاحب نے یہ اعزاز انہیں عطا فرمایا- اس دن ابا جان کے چہرہ سے بشاشت ٹپک رہی تھی- اور کیوں نہ ہو- جب کہ احمدیت کے اس شیدائی کو حضرت امام جماعت نے اس کے لئے منتخب فرمایا تھا اور انہیں یہ اعزاز بخشا تھا-

انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر اور ویسے بھی مختلف جلسوں میں تقاریر فرمائیں ان کی تقاریر زیادہ تر اخلاقی اور تربیتی موضوع پر ہوتی رہیں- خصوصاً آخری دنوں میں انہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدائی خبروں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے متعلق جو جماعت احمدیہ کے ساتھ اس نے کئے ہیں تقاریر کی ہیں-

ساتھ ہی آپ ہمیشہ امامت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہتے تھے- اور اس میں ان کا ہی نہیں بلکہ سب احمدیوں کا ایمان ہے کہ یہ نعمت جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے- اس سے وابستہ رہ کر ہی ہم زندہ رہ سکتے تھے- اور احمدیت کی ترقی اور غلبہ حاصل کر سکتی ہے-

آج سے چار سال قبل جب میں یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء کو لاہور سے روانہ ہونے والا تھا تو وہ اپنی چارپائی پر خاموش لیٹے ہوئے تھے- کچھ افسردگی کے آثار چہرہ پر دیکھ کر میری دریافت پر بولے کہ کچھ نہیں- چنانچہ جب ہوائی اڈہ پر مجھ سے بغلگیر ہوئے تو مجھے بہت خیال آیا کہ میں ان سے کہہ دوں کہ وہ دادا جان کی طرح ہی نہ کریں کہ اپنے بیٹے کی واپسی سے پہلے ہی اس دنیا سے چلے جائیں- لیکن میں کہہ نہ سکا اور کیا معلوم تھا کہ قدرت کو یہی منظور تھا اور اس قادر مطلق خدا نے انہیں میرے واپس پاکستان پہنچنے سے پہلے ہی اپنے ہاں بلالیا-

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مجھے ابا جان کے پاس بہت ہی کم وقت گذارنے کا موقع ملا- میرے بچپن کے زمانہ میں وہ چونکہ لندن میں تھے- اس لئے وہ وقت ان سے جدائی میں گذرا- میں قریباً تیرہ سال کا تھا جب ان سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی- ان دنوں ہم قادیان میں تھے- چنانچہ میں ان کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنے بیت اقصیٰ میں اور پھر بیت مبارک میں نماز مغرب ادا کرنے جاتا رہا- پھر محلہ دارالرحمت کی بیت میں صبح کی نماز پڑھا کرتے تھے- ابھی انہیں آئے ہوئے قریباً سال ہی گذرا تھا کہ وہاں سے ہمیں نقل مکانی کرنا پڑی- ہم اگست کے آخر میں لاہور آگئے- جب کہ ابا جان آخر ماہ اکتوبر میں لاہور پہنچے- پھر چند ماہ ہم اکٹھے لاہور میں رہے- پھر انہیں ربوہ جا کر کام کرنے کا ارشاد ہوا- اور میں لاہور میں تعلیم کے سلسلہ میں رہا- گرمی کی چھٹیوں میں گھر ربوہ جاتا تو ان کی معیت میں بیٹھنے کا موقع ملتا- اور ۱۹۶۳ء میں میں امریکہ مزید تعلیم کی غرض سے آگیا کہ اسی دوران میں ان کی وفات ہو گئی- بہرحال ایک والد کی حیثیت سے میں نے انہیں بہت شفیق اور مہربان باپ پایا- جب بھی انہیں کوئی مجھ سے شکایت ہوتی یا انہوں نے کوئی نصیحت کرنی ہوتی تو بہت ہی نرم اور احسن پیرائے میں بات کرتے جب میں امریکہ آیا تو ایک دن اپنی کتاب کھولی تو ایک رقعہ ملا یہ ابا جان نے لکھا ہوا تھا اور جس دن میں وہاں سے چلا ہوں- خاموشی سے میری کتاب میں رکھ دیا ہو گا- مجھے اس کا علم نہیں تھا جب میں نے پڑھا تو پتہ چلا- اس کا اصل متن تو بعد میں شائع کروں گا- بہرحال اس کا لب لباب یہ تھا کہ امریکہ جیسے ملک میں جا کر ہم نے یہ دکھانا ہے کہ ہم (-) اور ہمیں دنیا اور مادیت پرستی میں نہیں پڑنا چاہئے بلکہ روحانی اقدار قائم رکھنے چاہئیں اور یہ باتیں بعد میں بھی اپنے خطوط میں مجھے ہمیشہ لکھتے رہے-

ان کی وفات سے جہاں ہمارے خاندان کو صدمہ پہنچا اور ہمارے درمیان سے ایک نہایت مہربان- شفیق اور دعاگو بزرگ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاں بلالیا- وہاں ساری جماعت نے اس صدمہ کو محسوس کیا اور اظہار افسوس و ہمدردی کیا- چنانچہ حضرت امام جماعت الثالث نے ان کی وفات پر ایک خطبہ میں جہاں آپ نے ابا جان کی خدمات سلسلہ کو سراہا اور ان کی وفات پر جماعتی صدمہ کا اظہار فرمایا- وہاں آپ نے صبر کی تلقین بھی فرمائی- اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے ساتھ ہمیشہ سے اعلیٰ سلوک کرتا چلا آیا ہے اور جب بھی ایک نقصان اور صدمہ اس جماعت کو ہوا- اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد میں کئی خوشیاں اس جماعت کو عطا فرمائیں- اس لئے جہاں اس ایک شمس کے چلے جانے سے ہمیں صدمہ ہوا ہے- ہمیں یقین ہے کہ ہمارا خدا ہمیں بہت سے شمس اور عطا فرمائے گا- کیونکہ شروع ہی سے اس کا ہمارے ساتھ ایسا سلوک چلا آیا ہے-

آخر میں احمدی احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ میری والدہ محترمہ اور میرے چھوٹے بہن بھائیوں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو-

(الفضل ۵- نومبر ۱۹۶۷ء)

حضرت امام جماعت الاول نے ۲۶ مئی ۱۹۱۱ء کو فرمایا:-

انسان پر جناب الٰہی نے بڑے بڑے کرم غریب نوازیاں اور رحم کئے ہیں اس کے سر سے لے کر پاؤں تک اس قدر ضرورتیں ہیں کہ شمار نہیں کر سکتا- اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تو اس کی نعمتوں کو گننے تو انہیں گن نہیں سکتا- اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور غریب نوازیوں کا مطالعہ کرو تو کیا گن سکتے ہو- ایک بال جو اس کا سفید ہو جائے تو گھبرا اٹھتا ہے- اور حجام کو بلا کر نوچ ڈالتا ہے- اس وقت معلوم ہوتا ہے- کہ یہ کیسی نعمت ہے- پھر کھانے پینے میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک کھانا غریب سے غریب آدمی کے سامنے بھی جو آتا ہے تو دیکھو کہ وہ پانی غلہ نمک کہاں کہاں کی نعمت ہے- اور ہر ایک کا جدا جدا مزا ہے- پھر ہوا روشنی وغیرہ کوئی ایک نعمت ہو تو اس کا شمار اور ذکر ہو-

سورج چاند کو دیکھتے ہیں بادل اور ہوا کو دیکھتے ہیں یہ سب تیری روٹی کی فکر میں ہیں- پھر جس کا نمک کھائیں اور حکم نہ مانیں تو یہ نمک حرامی ہوئی یا کچھ اور کوئی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الرحمان طاہرہ

زارِ روس

محترمہ امۃ الرحمان طاہرہ اپنی کتاب زارِ روس میں مزید کہتی ہیں:

پندرہ مارچ ۱۹۱۷ء کو تخت سے دست برداری کا اعلان کرتے وقت نکولس ثانی کا یہ خیال تھا کہ اسے ذاتی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ اس کے سہارے اپنی زندگی پرامن رہ کر گزار لے گا۔ اس امر کا اظہار اس کی تین گذارشات سے بھی ہوتا ہے۔ جو کہ اس نے تخت سے دست بردار ہوتے وقت کیں۔

اول یہ کہ اس کو زار سکو سیلو میں اس کے خاندان کے افراد کے صحت یاب ہونے تک رہنے دیا جائے۔

دوئم۔ اسے روس کے شمالی ساحل کی بندرگاہ کی طرف سفر کرنے کی اجازت دی جائے۔

سوئم۔ اس نے یہ امید ظاہر کی کہ جنگ کے بعد اسے اس کے محل میں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔

مگر اس کی تینوں خواہشوں میں سے کوئی بھی خواہش پوری نہ ہو سکی کیونکہ بچے کی بیماری کے باوجود اسے مختلف مقامات پر قید و بند کی صعوبتیں سہنی پڑیں۔ زار اور اس کے خاندان کو جارج پنجم کی طرف سے انگلستان آنے کی دعوت ملنے کے باوجود نہ صرف اسے وہاں نہ جانے دیا گیا۔ بلکہ اس کو شمالی ساحل کی طرف سفر کرنے کی اجازت نہ ملی۔ اور جنگ کے اختتام پر اپنے محل میں رہنے کی بجائے وہ کچھ سہنا پڑا جو اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ یہاں تک کہ موت کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ یہ تمام حالات کس لئے پیدا ہوئے۔ صرف اس لئے کہ زار کی حالتِ زار دنیا کے ہر فرد پر عیاں ہو جاوے اور کسی شخص کے لئے کسی قسم کی شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے۔

بالآخر اکیس مارچ ۱۹۱۷ء کو نکولس ثانی کو "زار سکو سیلو" کے شاہی محل میں نظر بند کر دیا گیا۔ ۲۲ مارچ کو امریکہ اور ۲۴ مارچ کو انگلستان، فرانس، اور اٹلی نے باغیوں کی حکومت تسلیم کر لی۔ اور زار کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اور اس نے دیکھ لیا کہ اس کی دوست حکومتوں میں سے کسی نے اس کی حمایت کے لئے آواز تک نہ اٹھائی۔ اور اس وقت اسے اپنی حالتِ زار بخوبی نظر آنے لگی۔

نکولس ثانی اور اس کے خاندان کی قید و بند کے تین ادوار ہیں۔ پہلا دور شاہی محل واقعہ زار سکو سیلو سے متعلق ہے دوسرا دور ایک سائبیرین قصبہ ٹوبالسک سے متعلق ہے جہاں کے بالشک انقلاب کے بعد رہنے سہنے اور زندگی گذارنے کی تکالیف میں اضافہ ہو گیا اور پہرے داروں کی دشمنی اور تعصب بڑھ گیا۔ تیسرا دور جبل یورال کے مشرقی جانب واقع ایک صنعتی قصبہ یعنی ایکٹرن برگ (Ekaterin Berg) سے متعلق ہے۔ جو کہ ماسکو سے ۱۴۴۰۔ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

قبل اس کے کہ میں ہر دور کے مصائب و آلام بیان کروں اس جگہ یہ بتانا بھی بے جا نہ ہو گا کہ نکولس ثانی کو اپنی اولاد اور بیوی سے بے حد محبت تھی اور وہ اپنے بچوں کی تاریخ پیدائش اور نام رکھنے کے ایام وغیرہ باقاعدہ اپنی ڈائری میں درج کرتا تھا۔ اور یہی بے پناہ محبت کی وجہ تھی کہ حکومت سے بر طرف ہوتے وقت اپنے بیٹے کو حکومت کی باگ ڈور دینا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کی مشیت اور تقدیر کچھ اور ہی کام کر رہی تھی۔ زار جس چیز کو بھی اپنے مصائب یا ذہنی کوفتوں میں کمی کرنے کا ذریعہ تصور کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس چیز کو اس کے غموں میں اضافہ کا باعث بنا دیتا تھا۔ مثال کے طور پر اگر اس کا لڑکا تخت پر بیٹھ جاتا تو نکولس ثانی کو اپنے بیٹے کی جدائی کے باعث ضرور کوفت ہوتی مگر اپنے خاندان کو اپنے ساتھ رکھنے کی وجہ سے جن مصائب و شدائد، رنج و آلام غموم وہموم اور تکالیف کا سامنا اسے کرنا پڑا۔ وہ اس سے کہیں بڑھ کر تھیں جن کا ذکر میں ابھی کروں گی۔

الغرض نکولس ثانی ۲۱ مارچ ۱۹۱۷ء کو زار سکو سیلو کے شاہی محل میں نظر بند کر دیا گیا اور سب سے پہلے عام دروازے بند کر دیئے گئے۔ سوائے پچھلے ایک دروازہ کے جو باورچی خانہ کی طرف کھلتا تھا۔ زبردست احتجاج کرنے پر (مین گیٹ) صدر دروازہ کو دوبارہ کھول دیا گیا۔ تاکہ کارندے زار کے پاس آ جا سکیں۔ گو وہ قید ہو چکا تھا مگر حکومت کی باگ ڈور ایک شاہی خاندان کے فرد شہزادہ دلواؤ کے ہاتھ میں تھی جس کی وجہ سے اس کے ساتھ احترام کا سلوک کیا جاتا تھا اور وہ اپنے بچوں سمیت باغبانی اور اسی قسم کے دوسرے مشاغل میں وقت گذارتا تھا۔ اپنے بچوں کو حساب و تاریخ وغیرہ پڑھاتا تھا۔ جولائی ۱۹۱۷ء کو اس شہزادے کو بھی حکومت سے ہاتھ دھونے پڑے اور حکومت کی باگ کونسکی کے ہاتھ میں دی گئی۔ جس سے قید و بند کی سختیوں میں اضافہ ہو گیا۔

تمام آنے والے خطوط کو کھولا جاتا اور باہر جانے والے خطوط کو بغیر بند کئے دینا پڑتا تھا۔ ٹیلیفون کاٹ دیئے گئے تھے۔ اور خدام میں کمی کر دی گئی تھی۔ انقلابی سپاہیوں نے اس کے سلام تک کرنے کو برا محسوس کیا اور اس کے کھانے کے متعلق بھی شکایات کیں۔ جو ڈاکٹر بیمار بچوں کی دیکھ بھال کے لئے آتا اس کے ساتھ افسران اور سپاہی سایہ کی طرح چمٹے رہتے تھے۔ تاہم ان سختیوں نے انسانیت کی حد سے تجاوز نہیں کیا تھا۔ گو یہ سختیاں بھی ایک مطلق العنان بادشاہ کے لئے کافی ذلت کا باعث تھیں جو اس کے ذہن کو ہر وقت دھچکے لگاتی رہتی تھیں۔ مگر پھر بھی شاہی محل میں قیام تھا۔

قریباً پانچ ماہ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ زار اور اس کے خاندان کو ملک سے باہر تو بھیجا نہیں جا سکتا۔ البتہ عوام کی آنکھوں سے دور ٹوبالسک مقام پر جو کہ مغربی سائبیریا کے علاقہ میں واقع ہے منتقل کر دیا جائے۔ چنانچہ ۱۴۔ اگست ۱۹۱۷ء کو شاہی خاندان کو مع دیگر ۳۵ افراد کے زار سکو سیلو کے شاہی محل سے نکال کر ٹوبالسک بھیج دیا گیا۔ یہ سفر نہایت ہی خفیہ رکھا گیا۔ گاڑی پر جاپانی ریڈ کراس کا نشان لگایا گیا۔ اور ۳۳۰۔ سپاہی ساتھ روانہ کئے گئے۔

اللہ اللہ! یا وہ زمانہ تھا کہ بادشاہ کی نقل و حرکت کو اخبارات میں شائع کیا جاتا تھا۔ اور لوگ دور دور سے ایک طائرانہ نظر ڈال کر خوشی و مسرت حاصل کرتے تھے۔ کجا یہ کہ بادشاہ کی گاڑی جاتی ہے مگر خفیہ طور پر اور عوام کی آنکھ میں دھول ڈالنے کے لئے جاپانی ریڈ کراس کا نشان لگا کر تاکہ کسی کو بادشاہ کے اس طرف سے گذرنے کا شک تک نہ ہو سکے۔ ایک صاحبِ عظمت و دولت بادشاہ کے لئے اس قدر ذلت و خواری اس کی حالتِ زار ہونے کے لئے کافی تھی۔ مگر علمِ الٰہی میں اس کے لئے اس سے بھی کہیں زیادہ مصائب و شدائد مقدر تھیں۔

ٹوبالسک پہنچنے کے کچھ ہی عرصہ بعد یعنی ۷ نومبر ۱۹۱۷ء کو بالشوک (Bolshevick) بغاوت نے کونسکی کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ اب زار پر مصائب و شدائد اور سختیوں کا وہ دور شروع ہوا جسے سن کر سنگدل سے سنگدل انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور دل دہل جاتے ہیں۔ بالشوک انقلاب اور سپاہیوں کے تعصب کی وجہ سے اب قیدیوں کی حالت بدتر ہونے لگی۔ شاہی خاندان کو ان کے جائز حقوق سے محروم کیا جانے لگا۔ مکھن اور کافی کو ناشتہ میں سے کم کر دیا۔ اور دس ملازموں کو برطرف کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔

۲۲۔ اپریل ۱۹۱۸ء کو ایک سانحہ پیش آیا۔ کہ سوویٹ سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی کہ زار کو کسی غیر معلوم منزل پر لے جایا جاوے اور یہ امر زار کے لئے زیادہ تکلیف دہ اس لئے بھی تھا کہ اس کے لڑکے (Aleksie) ایلکسی (جو کہ اکثر بیمار رہتا تھا) کی حالت سفر کرنے کے قابل نہ تھی۔ بہر حال زار۔ زارینہ اور ان کی لڑکی میریا کو ٹوبالسک چھوڑے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ لہٰذا وہ ۲۶ اپریل ۱۹۱۸ء کو روانہ ہو کر ٹیومن (Tymen) پہنچے۔ زار کی گارڈ کے ایک فرد کا بیان ہے کہ زار یہ کہتا تھا کہ وہ یورال کی بجائے ہر جگہ پر جانے کو ترجیح دے گا۔ کیونکہ اسے یہ یقین تھا کہ وہاں کے لوگ اس کے ساتھ بہت برا سلوک کریں گے مگر اس کی یہ خواہش بھی نہ پوری ہوئی۔ اور چند دنوں کے بعد جبل یورال کے مشرقی طرف ایک قصبہ ایکٹرن برگ لے جائے گئے تاکہ اسے ان مظالم کی یاد تازہ ہو جو وہ سائبیریا کی قید کی وجہ سے اپنی بے کس و بے بس رعایا پر ڈھایا کرتا تھا۔ لڑکے کی حالت قدرے سنبھلنے پر کچھ عرصہ کے بعد بقیہ افراد بھی وہاں آ گئے۔ ایکٹرن برگ پہنچنے سے قبل زار روس کو کچھ مدت کے لئے ایک غلیظ اور تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بھی رہنا پڑا جہاں چوہوں کے بل، چڑیوں کے گھونسلے اور مکڑی کے جالے بھی تھے۔

وہاں پہنچ کر زار کے ساتھ انسانیت سے گرے ہوئے سلوک کئے گئے۔ اس کی قید و بند کی صعوبتیں بدتر سے بدترین ہو گئیں۔ یہاں ان کو دو کمروں کے بوسیدہ مکان میں رہنا پڑا۔ پورے خاندان کو انہی کمروں میں سونا ہوتا تھا۔ اور انہی میں کھانا کھانا پڑتا تھا۔ نگرانی کرنے والے سپاہی شاہی خاندان کے ساتھ نہایت ہی ظالمانہ اور سفاکانہ سلوک کرتے اور ان کی ہر حرکت کو تاڑتے تھے۔ ایک دن ظالم سپاہی نے زارینہ کا بٹوہ چھین کر اس میں سے یہ کہہ کر ساری نقدی نکال لی "تمہیں اب روپیہ کی ضرورت نہیں"

کھانے پینے کی چیزوں میں بہت تنگی شروع ہو گئی۔ ناشتہ کے لئے صبح چائے اور سیاہ باسی روٹی دی جاتی۔ اور اسی قسم کا کھانے کا حال تھا۔ سبزیوں کا گاڑھا شوربا وغیرہ ایک مقامی ہوٹل سے لا کر کھلایا جاتا تھا۔ جو کہ عموماً گرم بھی نہ ہوتا تھا۔ کھانا میز پر کپڑا ڈالے بغیر دیا جاتا۔ اسی طرح کبھی ایک کم ہوتا اور چمچ ندارد۔ نوجوان شہزادیوں پر آوازے کسے جاتے۔ غلیظ اور گندی گالیاں دی جاتیں۔ جب وہ غسل خانے وغیرہ میں جاتیں تو سپاہی ان کے ساتھ دروازے تک جاتے اور وہاں غیر مہذب اور ناشائستہ طریق سے ان کو دیکھتے۔

بستروں وغیرہ کی کمی کی وجہ سے شہزادیاں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ریویو آف ریلیجنز

انگلستان کی احمدیہ جماعت کے انگریزی ماہنامہ دی ریویو آف ریلیجنز کا ستمبر ۱۹۹۳ء کا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ اداریہ میں یہ اہم سوال اٹھایا گیا ہے کہ یہ کس طرح معلوم ہو کہ کون سا مذہب یا مذہب کا کون سا فرقہ صحیح راستے پر گامزن ہے اس میں اس سوال کے جواب میں توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی ہے کہ چونکہ انسان کا تعلق مذہب کے لحاظ سے ذاتی طور پر خدا تعالیٰ سے ہے۔ اس لئے یہ بات دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کس مذہب یا کس مذہب کے کس فرقہ کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنے تعلق کا اظہار کرتا ہے۔ اس شمارے کا پہلا مضمون جولائی ۱۹۹۳ء میں یو۔کے کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امام جماعت الرابع کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ ہے اور اس کے بعد ہمارے مذہبی معاشرہ میں ایسی شادیوں کا ذکر ہے جو باقاعدہ والدین کے ذریعہ ہوتی ہیں۔ یا جن کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ والدین کراتے ہیں۔ جسے انگریزی میں Arranged Marraige کہا جاتا ہے۔ اس بات کی افادیت کو مدنظر رکھا جائے کہ والدین لڑکی کے رشتہ دار دیکھ بھال کر ایک رشتہ طے کرتے ہیں تو وہ بہر حال اس رشتے سے زیادہ بہتر ہونے کا امکان ہوتا ہے جو ہم خود فیصلہ کر کے طے کرتے ہیں۔ بات لمبی ہے اور اس لئے مضمون بھی لمبا ہے لیکن ہے قابل غور۔ اور اس کے اچھے پہلوؤں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد اسلامی ثقافت پر ایک مضمون ہے اور مغربی دنیا میں اخلاقی اقدار کو قائم و دائم رکھنے کے سلسلے میں بھی ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ دنیا میں بے شمار مذاہب پائے جاتے ہیں اور تمام مذاہب کا آپس میں کسی نہ کسی رنگ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ سب لوگ اگر ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا مادہ پیدا نہ کریں تو یقیناً ہر قدم پر ہر روز سر پھٹول ہوتی رہے۔ لیکن مختلف مذاہب کے لوگ ہر اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہیں۔ ہمارا مذہب کیا ہے اور دوسروں کا مذہب کیا ہے۔ یہ بات جاننے کی تو ضرورت ہے لیکن جان کر اس کو اس حد تک نہیں لے جانا چاہئے کہ دوسروں کی ہمہ وقت مذمت کرتے رہیں دنیا کو اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم تمام معاملات افہام تفہیم سے طے کریں اس کے بعد ایک اور مضمون ہے جس میں موجودہ ایٹمی توانائی کے دور میں مذہب کی ضرورت پر بحث کی گئی ہے۔ دور کوئی بھی ہو مذہب کی ہمیشہ ضرورت رہی۔ صرف یہ بات لوگوں کے سمجھنے کی ہے کہ ایٹمی طاقت کے دَور میں بھی مذہب اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ اس سے پہلے۔ جس طرح اس سے پہلے مذہب سے رہنمائی حاصل کی جاتی تھی اسی طرح اس دور میں بھی مذہب سے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے اور کی جانی چاہئے۔ ۱۹۷۱ء میں بیت الفضل لندن میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ایک خطاب فرمایا تھا جس میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ ہمارے فرائض کیا ہیں اور آئندہ ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ یہ خطاب بھی شامل اشاعت ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ بتایا جا چکا ہے۔ یہ پرچہ بیت الفضل لندن ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن ایس۔ ڈبلیو ۱۸۔ ۵ کیو۔ ایل۔ یو۔ کے سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے جائنٹ ایڈیٹر بشیر احمد آرچرڈ اور منصور شاہ ہیں۔

ہم سب ایک عظیم الشان وعدہ کر چکے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور جہاں تک طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتے رہیں گے۔ اس وعدہ کو ایفاء کرنے کی پوری کوشش کرو اور پھر خدا تعالیٰ ہی سے توفیق اور مدد چاہو کیونکہ وہ مانگنے والوں کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

THE FATE

Is it a fact
That You write
And then
However the people might
Try to do their will
So naively or with skill
They cannot go the way they like
The Fate - Your writing - comes to strike
And makes them turn
Though they may burn
In the anguish of a fettered mood
With stifled smiles and bursting brood
Their will is chained
Or may be their soul is so trained
As if a rattle in the hands of a child
Makes a noise that isn't mild
With no meaning and no sense
Yet fills him with a pleasure, deep and dense
You do not tell
What means the chimes of bell
That tolls
And calls
Whomsoever it wishes to depart
And stop playing his part
As if Your writing holds him by the hand
And takes him to the grandstand
My Lord! this I hear all around
With Your writing we are bound
We cannot move, we cannot stop
You sow the seed and we reap the crop
I do not think of a change
For, that is not within my range
But do let me know
My doubts shouldn't grow
Will You query me for my deeds
Though it is from Your will that my will proceeds.

تقدیر

کیا یہ سچ ہے
کہ تو لکھتا ہے
اور پھر انسان چاہے کتنی ہی کوشش کرے
کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی کام کر لے
غیر ماہرانہ طور پر یا ماہرانہ طور پر
لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا
وہ جس راستے پر چلنا چاہے، چلے
تقدیر
جو تیری تحریر ہے
وہ ان پر زد مارتی ہے
اور انہیں راستے کے کسی خاص موڑ پر لے جاتی ہے
اگرچہ وہ ایسا ہونے کی وجہ سے کتنے ہی زیادہ رنجیدہ خاطر کیوں نہ ہوں
اور وہ اپنے آپ کو پابہ زنجیری کی کیفیت میں کیوں نہ محسوس کرتے ہوں
ان کی مسکراہٹیں اور ان کے نالے دبے دبے سے ہوتے ہیں
ان کی اپنی مرضی طوق و سلاسل میں جکڑی جاتی ہے
یا یوں کہہ لیجئے کہ ان کی روح ایسی تربیت یافتہ ہوتی ہے
جیسے کسی بچے کے ہاتھ میں ایک جھنجھنا
جو خاصا زیادہ شور کرتا ہے
جس شور میں نرمی نام کو نہیں ہوتی
اور جس کا کوئی مفہوم اور مطلب بھی نہیں ہوتا
لیکن بچہ اس شور سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے
اور اس کی خوشی میں گہرائی پیدا ہونے لگتی ہے
تو یہ تو نہیں بتاتا کہ بجنے والی گھنٹی کس کو بلا رہی ہے
اور یہ گھنٹی کیا چاہتی ہے
کہ کون شخص یہاں سے چلا جائے۔
اور کاروبار زندگی سے ہاتھ اٹھا لے
ایسا لگتا ہے جیسے تیری تحریر اسے ہاتھ سے پکڑ لیتی ہے
اور اسے وہاں لے جاتی ہے جہاں بہت بڑی تعداد میں لوگ موجود ہوتے ہیں
میرے مولا! یہ باتیں ہیں جو میں اپنے ماحول میں تیری تحریر کے متعلق سنتا ہوں
لوگ کہتے ہیں
کہ ہم تیری تحریر کے پابند ہیں
ہم چل پھر نہیں سکتے
ہم ٹھہر نہیں سکتے
تو بیج بوتا ہے اور ہم فصل کاٹتے ہیں
اور میں سمجھتا ہوں کہ اس امر میں کسی تبدیلی کا کوئی امکان نہیں
کیونکہ یہ بات میرے دائرہ عمل سے باہر ہے
لیکن اتنا تو کر
کہ مجھے یہ بتا دے .... تاکہ میرے شکوک توسیع پسندی کی طرف مائل نہ ہو جائیں
کیا تو میرے اعمال کا حساب لے گا
اگرچہ میں جو کچھ کرتا ہوں وہ تو تیری تقدیر کے مطابق ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

فلسطینی سلطنت میں توسیع؟

تنظیم آزادی فلسطین کے سربراہ یاسر عرفات غازہ اور جیریکو' جہاں حق خود ارادیت کی وجہ سے فلسطینیوں کی اپنی حکومت قائم ہو گئی ہے' واپسی پر اسرائیلی وزیر اعظم یزک رابین سے ملے تو یہ فیصلہ کیا گیا کہ فلسطین کے سیلف رول کی اگلی سٹیج کی طرف قدم بڑھایا جائے۔ اسرائیلیوں اور فلسطینیوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ امن وامان قائم رکھنے کے لئے حق خود ارادیت کے علاقے کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔

دونوں کی ملاقات کے بعد یاسر عرفات نے پہلی دفعہ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ فلسطینی اور اسرائیلی بھائیوں کی طرح رہ سکتے ہیں۔ اس ملاقات کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ بڑے اچھے ماحول میں ہوئی اور امید ہے کہ اچھے نتائج پیدا کرے گی یاسر عرفات نے کہا کہ ہم نے بعض بڑی بڑی باتوں کے متعلق بھی اتفاق کر لیا ہے۔ اور بعض باتیں ابھی گفت و شنید چاہتی ہیں۔

رابین نے ایک نیوز کانفرنس کو بتایا کہ فلسطینی / اسرائیلی گفت و شنید جو گزشتہ سال انجام پذیر ہوئی تھی۔ اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کا امن معاہدہ ایک ایسی بات تھی جس کی بناء پر اقتدار فلسطینیوں کو سونپا گیا تھا۔ یہ اقتدار غازہ پٹی اور جیریکو میں دیا گیا ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ تین کمیٹیاں ایسے معاملات پر غور کریں گی جو غازہ جیریکو معاہدے سے تعلق رکھتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی آپس کی گفتگو ۲ گھنٹے تک جاری رہی۔ اور اس گفتگو کے بعد کہا گیا کہ وہ پھر ملاقات کریں گے اور یہ ملاقات پیرس میں ہو گی۔ البتہ انہوں نے متنبہ کیا کہ کام بے صبری سے نہیں ہوا کرتے ایک جھگڑا جو سو سال سے چل رہا ہو اسے ایک مہینہ میں یا دو مہینوں میں بلکہ چھ مہینوں میں بھی ختم نہیں کیا جا سکتا۔

مصر / پاکستان

مصر کے سفیر نے مصر کے انقلاب کی ۴۲ ویں سالگرہ کے موقعہ پر پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صدر حسنی مبارک کا پاکستان کا دورہ دونوں ممالک کے برادرانہ تعلقات کو مزید مستحکم کرے گا۔ سفیر مصطفیٰ احمد حنفی نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی دنیا کے لئے پاکستان اور مصر کا زیادہ ایک دوسرے کے قریب آنا انتہائی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ پہلے ہی دونوں کے تعلقات بہت اچھے ہیں لیکن تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ یہ تعلقات علاقائی طور پر بھی اور عالمی طور پر بھی نہایت مفید ثابت ہو سکتے ہیں آپ نے یہ بھی کہا کہ مصر اور پاکستان کوشش کر رہے ہیں کہ وہ دونوں اپنے اقتصادی معاملات کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کر کے زیادہ مستحکم بنا دیں۔ تجارتی تعلقات کے لئے بھی نئے طور طریقے کے متعلق سوچا جا رہا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ان دونوں ممالک کے تجارتی تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہو سکیں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ وفود کے ایک دوسرے کے ملک میں جانے سے بھی بہت فائدہ ہوا ہے۔ مختلف سطحوں پر ان وفود کی وجہ سے ترقی ہوئی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ آئندہ کے وفود جو ایک ملک سے دوسرے ملک میں جائیں گے وہ بھی دونوں ممالک کے لئے خاصے مفید ثابت ہوں گے۔ مصر کے وزیر انصاف فاروق فیصل جعفر اور فیلڈ مارشل حسین کے دوروں کا بھی بہت اچھا اثر ہوا تھا۔ کیونکہ وہ دورے مختلف سطحوں اور مختلف وقت پر کئے جاتے ہیں اس لئے وزارتی اور انفرادی تعلقات بھی خاصے بہتر ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ دونوں ممالک کا مل کر سرمایہ کاری کرنا اور زراعت کی طرف توجہ دینا اور اسی طرح سیاحت کا بھی خیال رکھنا اس کے بہت مفید نتائج نکلیں گے۔ آپ نے کہا کہ ہمارا ذاتی اور تعلیمی میدان ایسا ہے کہ ہم دونوں آگے بڑھ رہے ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اور اسی طرح الازہر' جو کردار ادا کر سکتا ہے اس کے ذریعہ بھی ہم خاصی پیش رفت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اساتذہ جو اسلامی تعلیم دے سکتے ہیں یا دوسرے اداروں میں کام کر سکتے ہیں انہیں بھی ایک دوسرے کے ملک میں بھیجا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اسلام آباد میں ایسا ادارہ ہونا چاہئے جو الازہر یونیورسٹی کے ساتھ منسلک ہو اور جہاں اسلامی تعلیمات ابتدا سے لے کر انتہا تک پڑھائی جا سکیں۔ ایسا کرنے سے خاصا فائدہ ہو گا۔

بمبئی سازش

گذشتہ سال بمبئی میں جو بموں کے دھماکے ہوئے تھے اور جن کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد ہلاک ہوئے اور بین المذہبی تشدد بھی بڑھا۔ ان بموں کے سلسلے میں دو افراد جن کا میمن کمیونٹی سے تعلق ہے پر شبہ کیا جا رہا ہے۔ ان کے متعلق کئی کہانیاں پیش کی گئی ہیں کہ وہ کیسے بمبئی سے چلے اور پاکستان آنے کے بعد دوبئی تک گئے۔ اور کبھی ان کہانیوں میں اتنا تضاد بھی آتا رہا کہ یہ سمجھ نہیں آ سکتی تھی کہ کسی میمن کو کس طرح ملوث کر لیا گیا ہے۔ اب بھارت کی وفاقی تحقیقاتی ایجنسی نے کہا ہے کہ جو شخص بھی ان میمن بھائیوں کی گرفتاری میں مدد دے گا اسے ۵۰ ہزار امریکی ڈالر دئے جائیں گے۔ سی۔ بی۔ آئی یعنی سنٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن نے کہا ہے کہ یہ انعامات فارن ایکسچینج کی صورت میں پیش کئے جائیں گے۔ اور ایسے لوگوں کو یہ انعامات دیئے جائیں گے جو ایسی اطلاعات بہم پہنچائیں جن کے ذریعے ان دو مبینہ مجرموں کو جن کا تعلق بمبئی کی سازش سے ہے گرفتار کیا جا سکے۔ ان دو بھائیوں کے نام داؤد ابراہیم اور عبدالرزاق میمن ہیں۔ دیگر افراد جن کے متعلق شبہ ہے کہ انہوں نے بھی اس سازش میں حصہ لیا ہے ان کے متعلق اطلاع دینے والوں کو تیس ہزار ڈالر کا انعام دیا جائے گا۔ گویا کہ ایف بی۔ آئی جو رقم دینے کے لئے تیار ہے وہ پانچ لاکھ بنتی ہے۔ ابراہیم کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بھارت سے فرار ہو چکا ہے۔ اسی طرح اس کا دوسرا بھائی بھی ہندوستان سے فرار ہو چکا ہے۔ ابراہیم کی جائیداد ضبط کرنے کی بھی کارروائی کی جا رہی ہے اور اسی طرح یورپ میں جو اس کا کاروبار ہے اس پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

یاسر عرفات کا استقبال

تنظیم آزادی فلسطین کے سربراہ یاسر عرفات جب ایک مصری ہیلی کاپٹر میں سفر کرتے ہوئے غازہ سے جریکو پہنچے تو نہایت جوش کے ساتھ ان کا استقبال کیا گیا۔ اس علاقے میں یاسر عرفات کو ۲۷۔ سال کے بعد واپس آنے کا موقعہ ملا ہے۔ جس وقت ان کا ہیلی کاپٹر جریکو میں اترا ایک اسرائیلی ہیلی کاپٹر سروں پر پرواز کر رہا تھا اور اس موقعہ پر پی ایل او کے سربراہ نے اسرائیلی ہیلی کاپٹر والوں سے پیغامات کا تبادلہ کیا۔ اسی روز وہاں کی نئی حکومت کی کابینہ نے حلف برداری کی رسم میں حصہ لینا تھا۔ ہیلی کاپٹر سے اترنے کے بعد نئی فلسطینی پولیس فورس کے جوانوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا ایک جنگلے کے ذریعے سینکڑوں فلسطینیوں کو ان سے کچھ فاصلے پر رکھا گیا تھا جہاں سے انہوں نے مسکراتے ہوئے یاسر عرفات کو ایک ہیلی کاپٹر سے نکلتے دیکھا۔ انہیں ایک گرینڈ سٹینڈ پر لے جایا گیا جہاں سے انہوں نے فلسطینیوں سے خطاب کیا۔ پی ایل او کے سربراہ نے قسم کھانے کے انداز میں کہا کہ وہ اپنے سیلف رول کے علاقے کو توسیع دیں گے اور اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک کہ القدس فلسطینی ریاست کا دارالحکومت نہیں بن جاتا۔ نوجوانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے انہوں نے اپنا یہ عہد دہرایا۔

ترکی / مقبوضہ کشمیر

بتایا گیا ہے کہ جس طرح ترکی نے کشمیر میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک وفد پاکستان بھیجا تھا اسی طرح اب ایک وفد بھارت بھیجا جائے گا۔ یہ بات ترکی کے چار رکنی پارلیمانی وفد کے لیڈر مسٹر صابری نے بتائی۔ یہ وفد اس وقت پاکستان اور آزاد جموں و کشمیر کا دورہ کر رہا ہے۔ ایک ظہرانے کے دوران جس کا انتظام سندھ اسمبلی نے کیا تھا' یہ بات کہی گئی۔ اس ظہرانے میں وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ اور صوبے کے وزیر زراعت سید مراد علی شاہ ڈپٹی سپیکر سندھ اسمبلی مسٹر نبیل اور سابق ڈپٹی سپیکر مسٹر عبدالباری جیلانی اور بعض اسمبلی کے ممبران نے شرکت کی مسٹر صابری نے کہا کہ ہندوستان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ایک ترکی وفد کو وہاں جانے کی اجازت دے اگر بھارت نے اجازت دے دی تو یہ مشن مقبوضہ کشمیر کے حالات معلوم کرنے کے لئے وہاں جائے گا۔ اگرچہ ترکی کی طرف سے پاکستان کو اس بات کی یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ وہ کشمیریوں کے ساتھ ہے لیکن وہ اسے فرض سمجھتا ہے کہ کوئی عملی قدم اٹھانے سے پہلے مقبوضہ کشمیر کی حقیقی صورت حال سے آگاہ ہو جائے۔

بھارت / روس

بھارت اور روس کے درمیان بھارت میں ایک ایٹمی توانائی کا پلانٹ لگانے کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ پلانٹ جنوبی بھارت میں لگایا جائے گا اور اس گفت و شنید میں خاصی پیش رفت ہو چکی ہے۔ یہ گفت و شنید اس وقت شروع ہوئی تھی جب سوویٹ یونین قائم تھا اور اس میں ٹوٹ پھوٹ کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ لیکن سوویت۔ یونین کا جو حشر ہوا اس کے نتیجہ میں یہ گفت و شنید آگے نہ بڑھ سکی۔ بہرحال اب روس نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اس گفت و شنید کے نتیجہ میں جنوبی ہندوستان میں ایٹمی توانائی کا پلانٹ لگانے کے ارادے کو پورا کر دے گا۔ بھارت میں ایٹمی پلانٹ کے سربراہ نے کہا کہ میں حال ہی میں اسی سلسلے میں روس گیا تھا۔ اور ہماری گفت و شنید جاری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ حالات میں روس اور بھارت زیادہ قریب آ رہے ہیں اور روس نے بھارت کو اسلحہ فراہم کرتے رہنے کی بھی یقین دہانی کرائی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اگر یہ گفت و شنید کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی تو بھارت اور روس کا آپس میں مل کر ایٹم پاور پلانٹ لگانے کا یہ پہلا تجربہ ہو گا اور اس کے بعد مزید پلانٹ لگائے جانے کا بھی امکان ہے۔ فی الحال جو دو پلانٹ لگانے کی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ ان سے ایک ہزار میگاواٹ فی پلانٹ بجلی تیار ہو سکے گی۔

بقیہ صفحہ ۴

فرش پر سوتیں۔ بیمار بچہ کو وحشی سپاہی اس کے اور اس کی بیوی کے سامنے نہایت بے دردی سے مارتے اور اسی طرح ان کی بیٹیوں کو بھی ظالمانہ طریق سے دق کرتے۔ اور جب ان مظالم سے بھی ان کو تسکین نہ حاصل ہوتی تو نت نئی نئی ایجادیں کرکے وہ زار کی حالت مزید زار کرنے میں کوشاں رہتے۔ ایک دن زارینہ کو سامنے کھڑا کرکے اس کی نوجوان لڑکیوں کی عصمت دری کی گئی۔ جب زارینہ روتے ہوئے اپنا منہ دوسری کر لیتی تو ظالم سپاہی اسے سنگینیں مار مار کر مجبور کرتے کہ وہ ادھر منہ کرکے دیکھے جدھر ظالم وحشیوں کا گروہ انسانیت سے گری ہوئی کارروائیوں میں مشغول تھا۔

بقیہ صفحہ ۳

کسی کا نوکر ہو۔ اگر وہ آقا کی فرمانبرداری نہیں کرتا تو وہ نمک حرام کہلاتا ہے۔ پھر کس قدر افسوس ہے انسان پر کہ اللہ تعالیٰ کے لاانتہا اکرام و انعام اس پر ہوں اور وہ غفلت کی زندگی بسر کرے۔ دو قسم کے لوگ دنیا میں ہیں۔ ایک کامیاب ہوتے ہیں فاتح اور ملکوں کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ پر بھی وہ وقت آیا۔ اسی لئے فرمایا کہ یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو۔ آج جو مشرق و مغرب کی طرف منہ کر رہے ہو۔ جدھر توجہ کرتے ہو جناب الٰہی دستگیری کر رہا ہے۔ اور خدا کی توجہ بھی اسی طرف ہے۔ پس یاد رکھو ہماری مہربانیوں سے آرام پاتے ہو۔ اگر وہ باتیں جو ہم کرتے ہیں۔ اگر وہ باتیں جو ہم بیان کرتے ہیں درست ہیں' تو تمہارا فاتح ہونا اور مالدار ہونا کچھ کام نہیں آئے گا۔ اور نیک وہ شخص ہے یا نیکی تو اس شخص کی ہے جس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو۔ ایمان کیا ہے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اسکی کامل صفات کو

مان لینا۔ پھر جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے اور اپنے آپ کو اسی کے قبضہ قدرت میں یقین کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اس کا ہو جاتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد عبداللہ چیمہ صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان دنوں طبیعت زیادہ خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

○ عزیز مرزا وقاص احمد ابن مکرم مرزا وقار احمد صاحب لاہور کی ٹانگیں آگ پر گر جانے کی وجہ سے جل گئی ہیں۔
اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف میٹریلز سائنسز و ریسرچ ڈائریکٹریٹ آف ہیومن ریسورس (Resource) ڈیولپمنٹ پاکستان سٹیل نے میٹریل سائنسز میں پوسٹ گریجوایٹ سٹڈیز و ریسرچ میٹالرجیکل انجینئرنگ میں "ماسٹرز آف سائنس" کے ڈگری پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ کورسز ۳۰۔ اکتوبر ۹۴ء سے شروع ہو رہے ہیں۔

تعلیمی قابلیت= میٹالرجیکل۔ کیمیکل اور مکینیکل انجینئرنگ میں مسلمہ یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں بیچلرز ڈگری یا مساوی تعلیمی قابلیت۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخر تاریخ ۱۸ اگست ۹۴ء مقرر ہے۔ درخواست فارم اور پراسپکٹس بعوض تین صد روپے کے پے آرڈر مندرجہ ذیل ایڈریس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۱) پاکستان سٹیل زونل سیلز آفس (نارتھ) ہاؤس نمبر ۱۹۴ سیکٹر جی۔ ۶/۳ مین ایمبیسی روڈ اسلام آباد۔

۲) پاکستان سٹیل زونل سیلز آفس (سنٹرل) ۴۲۔ اے ظفر علی روڈ گلبرگ لاہور۔

۳) پاکستان سٹیل زونل سیلز آفس (ساؤتھ) دوسری منزل فنانس اینڈ ٹریڈ سنٹر بلڈنگ (ایف ٹی سی) شاہراہ فیصل کراچی۔

وظائف= نمایاں کارکردگی کے حامل طلباء کی مالی امداد بھی کی جاتی ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۹-۷-۹۴ ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

○ کالج آف کمیونٹی میڈیسن محکمہ صحت حکومت پنجاب' ۶۔ عبدالرحمان چغتائی روڈ (برڈوڈ روڈ) لاہور نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے:-

۱۔ سینٹری انسپکٹر۔ ایک سالہ کورس۔ اہلیت میٹرک سائنس۔ فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰ % نمبر ہوں۔

۲۔ لیبارٹری ٹیکنیشن۔ ڈیڑھ سالہ کورس۔ اہلیت میٹرک سائنس۔ فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰ % نمبر ہوں۔

۳۔ ڈینٹل ہائی جی نیٹ۔ دو سالہ کورس اہلیت میٹرک سائنس۔ فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰ % نمبر ہوں۔

۴۔ ڈائی ٹیشن۔ ایک سالہ کورس۔ ایف ایس سی (پری میڈیکل)

درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۴۔ اگست ۱۹۹۴ء مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲۷-۶-۹۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

مخیر احباب سے گزارش

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں مزید حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے
شعبہ امداد طلبہ کیلئے عطایا
شعبہ امداد طلبہ مستحق، نادار اور یتیم

طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے اس کے اخراجات، عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم بالس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں' ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان' دوکان' زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ زوجہ محمد ابراہیم صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۵۶ ساکن ۲۱/۴ دارالعلوم غربی ربوہ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بدہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ بہت مفید ہومیو پیتھک دوا
ڈائی جیسٹین
DIGESTINE
قیمت -/15 روپے
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 , 04524-211283
فیکس 04524-212299

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 13- جولائی-1994ء
بادل اور ہلکی دھوپ سے موسم بہتر ہے
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور کے علاقے رسول پارک نیو سمن آباد میں دار العلوم عثمانیہ کی مسجد میں بم کا دھماکہ ہونے سے دو دینی طالب علم ہلاک اور ۳۰ نمازی زخمی ہو گئے۔ نماز فجر کے بعد نمازی دعا مانگ رہے تھے کہ موٹر سائیکل پر سوار دو تخریب کاروں نے بم پھینک دیا۔ زخمیوں اور ہلاک شدگان کے خون سے مسجد کا فرش اور دیواریں رنگین ہو گئیں ہلاک ہونے والے دینی طالب علموں کی عمریں ۱۲ اور ۱۳ سال تھیں۔ دھماکے سے کھڑکیوں کے شیشے اور برقی ٹیوبیں ٹوٹ پھوٹ گئیں۔ بم تیسری صف میں گرا۔ مسجد میں نمازیوں کی چیخ و پکار سے بھگڈر مچ گئی زخمیوں میں سے پانچ کی حالت تشویشناک ہے۔

○ نیو سمن آباد کی مسجد میں بم کے دھماکے کے ۴ گھنٹے کے بعد دوسرا بم دھماکہ بلدیہ لاہور کے فلتھ ڈپو واقع سانده کلاں دھوپ سڑی میں ہوا۔ بلدیہ کے تین ملازمین شدید زخمی ہو گئے۔ بلدیہ کے ملازمین کوڑا اٹھا رہے تھے کوڑا تیس تیس فٹ دور جا گرا۔ بم کے ٹکڑے تجزیہ کے لئے لیبارٹری کو بھجوا دیئے گئے اعلیٰ حکام کی ہدایت پر تحقیقات شروع کر دی گئی۔

○ بھارت کے جاسوس سفارت کار کو جو رنگے ہاتھوں حساس معلومات حاصل کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا تھا ۷ روز کے اندر پاکستان چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ کراچی میں اندھا دھند فائرنگ سے فائر آفیسر سمیت ۶۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ ماڈل کالونی اور ملیر کے تھانوں پر حملے کئے گئے۔ مختلف مقامات پر ۱۲ گاڑیوں ۴ گھروں اور ۸ دکانوں کو آگ لگا دی گئی ایم کیو ایم کے متحارب گروہوں نے ایک دوسرے کے ۲۴ کارکن اغوا کر لئے سخت کشیدگی کے باعث کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔ ۵ مبینہ ملزمان گرفتار کر لئے گئے۔ فائر بریگیڈ نے فوج یا رینجرز کی موجودگی کے بغیر کام کرنے سے انکار کر دیا۔ ملیر۔ لانڈھی، ماڈل کالونی، کورنگی اور بعض دیگر علاقے رات بھر اندھا دھند فائرنگ سے گونجتے رہے۔

○ نئی دہلی میں پاکستانی سفارت کار فرسٹ سیکرٹری نصیر الدین باجوہ کو گرفتاری کے بعد پولیس تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اس پر پاکستان نے بھارت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ مسٹر باجوہ کو نئی دہلی میں شاپنگ کرتے ہوئے پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔ بھارتی حکام کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس سے ۱۷ صفحات پر مشتمل ایک حساس دستاویز برآمد ہوئی ہے۔

○ وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کمپیوٹر ٹریننگ حاصل کرنے والے نوجوانوں کو قرضے دے گی۔

○ لاہور میں مسجد بم کے دھماکے کے بعد عوام نے احتجاجی مظاہرہ کیا فیروز پور روڈ پر دکانیں بند کر دی گئیں اور ٹریفک بلاک کر دی گئی۔ مظاہرین نے ایک فرقے کے خلاف نعرہ بازی کی۔ سمن آباد اور شمع چوک اچھرہ میں دکانداروں نے کاروبار بند کر دیا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے جمہوریت کی جنگ لڑی ہے۔ مارشل لاء کے کندھوں پر چڑھ کر نہیں آئے ہم نہ کسی آٹھویں ترمیم کی مہربانی سے اقتدار میں آئے ہیں نہ کسی دھاندلی کے الیکشن میں منتخب ہوئے ہیں ہماری کمٹ منٹ عوام کے ساتھ ہے۔ ۱۹۹۳ء کے انتخابات کو منصفانہ کہنے والے کس کے خلاف لانگ مارچ چاہتے ہیں۔ جمہوریت کے خلاف یا آئین کے خلاف کالے دور کی پیداوار لوگ جمہوریت میں جی نہیں سکتے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے انتہا پسند مذہبی تنظیموں پر پابندی لگانے کی تجویز پر حکومت غور کر رہی ہے۔ منصوبہ بندی کے تحت فرقہ واریت کو ہوا دی جا رہی ہے۔ سیاسی محرکات بھی کار فرما ہو سکتے ہیں۔ مسئلہ حد سے بڑھ گیا ہے۔ دن کے وقت بھی ڈبل سواری پر پابندی پر غور ہو رہا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مسجد بم دھماکے میں ہلاک ہونے والوں کے لئے ۵۰۔ ۵۰ ہزار روپے اور زخمیوں کے لئے ۲۵۔ ۲۵ ہزار روپے کی امداد کا اعلان کیا ہے۔

○ چونیاں کے نواحی گاؤں میں ٹیوب ویل کی تنصیب کے لئے ویران کنویں کی کھدائی کے دوران ملبہ گرنے سے چار مزدور مٹی کے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے۔

○ صدر مملکت فاروق لغاری نے کہا ہے کہ حقائق سامنے آ چکے ہیں اپوزیشن کو الزامات سے کچھ نہیں ملے گا۔ انہوں نے ایک ایسے کمیشن کی تشکیل پر زور دیا جو ہر بدعنوانی کے الزام کی تحقیق کرے اور جس تک ہر شہری کی پہنچ ہو۔

○ ملک بھر میں مردم شماری ۲۳۔ اکتوبر کو ہو گی۔ تمام صوبے اس تاریخ پر راضی ہو گئے ہیں۔

○ حاصل پور میں ایک نوجوان کے قتل کے خلاف مکمل ہڑتال ایک فقہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے احتجاجاً وہاڑی بہاولپور روڈ بلاک کر دی۔ نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ایک میڈیکل سٹور پر اندھا دھند فائرنگ کر کے صدر فقہ جعفریہ قنبر رضا کاظمی کو ہلاک کر دیا تھا۔

○ جماعت اہل سنت کے مرکزی ناظم اعلیٰ پیر افضل قادری کو ۳ ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا۔ انہیں میانوالی جیل بھیج دیا گیا ہے۔ ان کی گرفتاری وزیر قانون سید اقبال حیدر کے سر کی قیمت مقرر کرنے اور لوگوں کو توڑ پھوڑ پر اکسانے کے الزام میں کی گئی ہے۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے وفاقی انٹی کرپشن کمیٹی کی وہ درخواست مسترد کر دی ہے جس میں نواز شریف کے اثاثوں کے گوشوارے فراہم کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔

○ سابق صدر ضیاء الحق کے صاحبزادے اعجاز الحق نے کہا ہے کہ وہ سانحہ بہاولپور کے سلسلے میں سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ اور دیگر لوگوں کو سپریم کورٹ میں لے جائیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ منصفوں کی کرسی پر جیالوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ جیالوں کو جج بنانا عدلیہ کی توہین ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو صدر ایک بینکر کے ہاتھ بک سکتا ہے وہ ایٹمی ٹیکنالوجی کا سودا بھی کر سکتا ہے

مکان برائے فروخت

ایک عدد مکان واقع رستم پارک ملتان روڈ لاہور۔ رقبہ تقریباً 7 مرلے۔
5 کمرہ 2 اٹیچ باتھ۔ سوئی گیس۔ بجلی پانی ٹیلیفون۔ رابطہ کیلئے : ابرار احمد
نیشنل الیکٹرانکس ا۔ لنک میکلوڈ روڈ جدھامل بلڈنگ لاہور فون: 7223228 357309

ٹریکٹر برائے فروخت

ایک عدد ٹریکٹر میسی فرگوسن 240 اچھی حالت میں برائے فروخت موجود ہے۔
خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں
مہر لال خان چاہ کیکری والا
موضع احمد نگر متصل ربوہ ضلع جھنگ

مسوڑھوں سے خون آنا اور بال گرنا
عام شکایات ہیں لیکن ہیں قابلِ فکر!
(ہومیوپیتھک) پائیوریا پاؤڈر
مسوڑھوں سے خون آنے کیلئے
(ہومیوپیتھک) فالنگ ہیئر آئل گرتے بالوں کیلئے
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-211283 ، 04524-771
فیکس 04524-212299

بی اے - بی ایس سی کے امتحانات سے فارغ ہونے والی طالبات
خوشخبری
تین ماہ میں کمپیوٹر ٹریننگ حاصل کیجئے
داخلہ جاری ہے
ایکس کمپیوٹر اکیڈمی برائے خواتین
21/21 دار الرحمت شرقی الف ربوہ (فون 211839)

ضروری اطلاع

دوستوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ائیر بورن AIR BORN ٹریولنگ ایجنسی کی ایک شاخ ربوہ میں بھی کھل گئی ہے۔ جو دوست بیرون ملک کسی بھی ائیر لائن کے ذریعہ جانا چاہیں انکی ہر قسم کی سہولت اور ضرورت کا خیال رکھا جائے گا۔
لندن جانے کیلئے رعائتی ٹکٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ رابطہ
مرزا رفیق احمد دار الصدر ربوہ فون 212005

لاہور میں رہائشی مکان برائے فروخت

کرشن نگر اسلام پورہ لاہور میں ایک کنال رقبہ پر تعمیر شدہ۔ پختہ۔ ڈبل سٹوری مکان۔ مشتمل بر ۱۵ کمرے۔ ۴ باتھ۔ ۲ کچن۔ برآمدہ۔ پانی۔ بجلی سوئی گیس۔ نیلی بار ویگن سٹاپ کے قریب قابل فروخت ہے۔ لاہور میں رہائش کے خواہشمند احباب کیلئے نادر موقعہ ہے۔
رابطہ کیلئے :
شفا میڈیکو پوسٹ باکس 73 مائیکرو سنٹر
7۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ
لاہور
فون نمبر = 7228596 / 354259

پتہ